

9243 - کیا شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے خلافت عثمانیہ کے خلاف خروج کیا اور اس کے سقوط کا سبب بنے

سوال

بعض لوگ محمد بن عبدالوہاب (رحمہ اللہ تعالیٰ) تعالیٰ کی بے عزتی کرتے ہیں اور یہ تہمت لگاتے ہیں کہ انہوں نے خلافت عثمانیہ اور خلیفۃ المسلمین کے خلاف خروج کیا تھا ، اس لیے وہ مسلمانوں کے دشمن ہیں ، اور ان کا جدال و بحث اسی مسئلہ کی اردگرد ہی گھومتا ہے ، تو کیا یہ صحیح ہے ؟

تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ کوئی بھی شخص امیرالمومنین کے خلاف لڑائی کرے باوجود اس کے کہ وہ خلیفہ نماز پڑھتا اور زکاۃ وغیرہ بھی ادا کرتا ہو ؟

اور وہ یہ بھی کہتے ہیں انہوں نے انگریز فوج کے ساتھ اتفاق کیا تھا اور ان کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف لڑائی کی ۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے اس تاریخی مسئلہ کا مفصل جواب دیں گے اور میرے لیے اس کی وضاحت کریں گے کہ ہم کسے سچا مانیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

دنیا میں جوشخص بھی خیر و بھلائی کے کام کرے اس کے انسانوں اور جنوں میں دشمن بہت ہوتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء بھی اس سے محفوظ نہیں رہ سکے ۔

زمانہ قدیم سے علماء کرام کے بھی دشمن اور مخالف پائے جاتے رہے ہیں اور خاص کر حق کی دعوت دینے والوں کو تو لوگوں کی بہت ہی سخت قسم کی دشمنی کا سامنا کرنا پڑا اس کی مثال شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں جنہوں نے بعض حاسدین سے بہت تلکلیف اٹھائی جنہوں نے ان کو قتل کرنا بھی حلال کر دیا تھا اور کچھ نے ان پر گمراہ اور مرتد ہونے کی تہمت لگائی ۔

اور شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ان مظلوم علماء کرام میں سے ایک شخص تھے جن کے بارہ میں لوگوں نے فتنہ پھیلانے کے لیے بغیر علم کے بہت کچھ کہا اور اس کام پر انہیں صرف حسد و بغض اور اپنے اندر بدعات کے رچ بس جانے کے علاوہ کسی اور چیز نے نہیں ابھارا یا پھر اس کا سبب جہالت اور خواہشات والوں کی تقلید

ہے -

آپ کے سامنے شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں کچھ شبہات اور ان کا رد پیش کرتے ہیں :

شیخ عبدالعزيز عبداللطيف رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

سلفی دعوت کے کچھ مخالفین کا دعویٰ ہے کہ شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے خلافت عثمانیہ کے خلاف خروج کیا اور جماعت میں افتراق کا باعث بنے اور سمع و اطاعت کو ختم کر کے رکھ دیا -

دیکھیں کتاب : دعاوی المناوئین لدعوة الشيخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ ص (233) -

اور ایک دوسری کتاب میں کچھ اس طرح رقمطراز ہیں :

اور " عبدالقدیم زلوم " کا دعویٰ ہے کہ وہابیوں کی دعوت کا ظاہر ہونا ہی خلافت عثمانیہ کے سقول کا سبب تھا -

اور اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ : دولت اسلامیہ میں وہابیوں نے محمد بن سعود اور پھر اس کے بیٹے عبدالعزيز کی زیر قیادت شورش بپا کی تو برطانیہ نے انہیں مال و اسلحہ مہیا کیا اور ان کی یہ شورش سلطان و خلیفہ کے تابع بلاد اسلامیہ پر قبضہ کرنے کے لیے مذہبی اساس پر کی -

یعنی انہوں نے انگریز کے تعاون اور اس کے ابھارنے کی بنا پر خلیفہ کے مقابلہ میں تلوار اٹھائی اور اسلامی لشکر سے لڑائی کی جو کہ امیر المومنین کا لشکر تھا - کیف ہدمت الخلافة (خلافت کا خاتمہ کیسے ہوا) ص (10) -

خلافت و دولت عثمانیہ کے خلاف محمد بن عبدالوہاب کے خروج کے بارہ میں پائے جانے والے شبہ کا جواب ذکر کرنے سے قبل مناسب ہے کہ ہم شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور ائمة المسلمین کی سمع و اطاعت کے بارہ میں عقیدہ ذکر کر دیں -

ان کا عقیدہ تو یہ تھا کہ چاہے وہ خلیفہ اور امیر نیک و صالح ہو یا پھر فاسق و فاجر ہو جب تک وہ معصیت کا حکم نہ دے اس کی سمع و اطاعت واجب ہے اس لیے کہ اطاعت صرف اور صرف نیکی کے کام میں ہوتی ہے -

شیخ الامام اپنے ایک خط جو کہ اہل قصیم کو لکھا تھا میں کہتے ہیں :

میرا عقیدہ ہے کہ امام المسلمین کی سمع و اطاعت کرنی چاہیے چاہے وہ امام نیک و صالح ہو یا پھر فاسق و فاجر جب تک وہ نیکی کا حکم دیتا رہے اس کی اطاعت واجب ہے ، اور جب اللہ تعالیٰ کی معصیت کا حکم دے اس میں اس کی اطاعت نہیں جاسکتی -

اور جو خلیفہ بنا دیا جائے اور لوگ اس پر راضی ہوں اور لوگ اس کے پاس جمع ہوجائیں اور یا پھر وہ تلوار کے زور سے ان پر غالب ہوحتی کہ وہ خلیفہ بن جائے تو اس کی اطاعت واجب ہے اور اس کے خلاف خروج کرنا حرام ہے ۔

دیکھیں : مجموعة مؤلفات الشيخ (11 / 5) ۔

اور ایک دوسری جگہ پر شیخ یہ کہتے ہیں :

اجتماعیت کی تکمیل میں یہ بھی شامل ہے کہ جو بھی ہم پر امیر بنادیا جائے ہم اس کی سمع و اطاعت کریں اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو ۔

مجموع مؤلفات الشيخ (1 / 394) دعاوی المناوئین کے حوالہ سے (233 - 234) ۔

اور شیخ عبدالعزيز عبداللطيف کہتے ہیں :

اور اس مختصر سے نوٹ کے بعد کہ جس میں شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا آئمة المسلمین چاہے وہ نیک ہو یا فاجر جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کا حکم نہ دے اس کی سمع و طاعت کے وجوب کا عقیدہ سامنے رکھا گیا ہے ۔

تو اب ہم اس ایک اہم مسئلہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو اس شبہ کا جواب ہے ، یہاں ایک اہم سوال یہ بھی ہے کہ : کیا " نجد " اس دعوت کا محل اور وطن جہاں پر یہ پروان چڑھی تھی دولۃ عثمانیہ کے ماتحت تھا ؟

ڈاکٹر صالح عبود اس کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں :

نجد تک عمومی طور پر خلافت عثمانیہ کا نفوذ ہی نہیں ہوا اور نہ ہی اس کی حکومت وہاں تک آئی اور نہ ہی وہاں پر کوئی خلافت عثمانیہ کی طرف سے گورنر ہی مقرر ہوا ، اور جب شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعوت کا ظہور ہوا تو اس وقت ترکی حکومت کی کوئی فوج بھی وہاں نہیں تھی

اس تاریخی حقیقت کی دلیل دولہ عثمانیہ کی اداری تقسیمات کا استقرار بھی ہیں جن میں سے ایک ترکی لیٹر جس کا مضمون " آل عثمان کے دیوانی رجسٹر میں قوانین کے مضامین " ہے یعنی دیوانی رجسٹر میں آل عثمان کے قوانین ، جسے یمین افندی نے تالیف کیا ہے جو کہ خاقانی دفتر کا 1018ھ الموافق 1609 میلادی میں خزانچی تھا ۔

تو اس بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گیارہ ہجری کے اوائل میں دولت عثمانیہ بتیس 32 حکومتوں میں منقسم تھی جن میں چودہ عرب حکومتیں تھیں جن میں نجد شامل نہیں تھا سوائے احساء کا علاقہ لیکن وہ بھی اگر ہم اسے نجد میں شامل کریں تو پھر ---

دیکھیں کتاب : عقیدہ الشیخ محمد بن عبدالوہاب واثرها فی العالم الاسلامی (نشر نہیں ہوئی) (1 / 27) -

اورڈاکٹر عبداللہ عثیمین کا کہنا ہے :

اورجو کچھ بھی ہو پھر بھی شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعوت کے ظہور سے قبل نجد نے عثمانیوں کا نفوذ مباشر نہیں دیکھا ، اوراسی طرح نجد نے کسی طرف سے بھی کوئی قوی نفوذ نہیں دیکھا جو وہاں حوادث پر اپنا وجود برقرار رکھے اس کے اطراف میں نہ تو بنوجبر کا نفوذ تھا یا پھر بنی خالد اور نہ ہی اس کے کسی کونے میں اشراف کا نئے سیاسی استقرار کا نفوذ ہوا -

تونجدی علاقوں کی جنگیں اورلڑائیاں قائم رہیں اوران کے مختلف قبائل کے درمیان جنگ وجدال بہت تیزی سے چلتا رہا -

دیکھیں : محمد بن عبدالوہاب حیاتہ وفکرہ ص (11) بحوالہ دعاوی المناوئین (234 - 235) -

اوراس مضمون اوربحث کومکمل کرنے کے لیے ہم فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کا اس اعتراض کے بارہ میں قول ذکر کرتے ہیں :

میرے علم اوراعتقاد کے مطابق شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے دولۃ خلافت عثمانیہ کے خلاف خروج نہیں کیا ، اورپھر نجد میں ترکیوں کی توامارت و سلطہ ہی نہیں تھا بلکہ نجد کے علاقے میں چھوٹی چھوٹی امارتیں اوربہت سی بستیاں پھیلی ہوئی تھیں -

اوران میں سے ہر ایک شہر یا علاقے اور بستی پر چاہے وہ جتنی بھی چھوٹی تھی امارت قائم تھی اورایک مستقل امیر تھا --- اوران امارتوں کے درمیان لڑائیاں اورجنگیں اوراختلافات رہتے تھے ، اورشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے خلافت عثمانیہ کے خلاف خروج نہیں کیا -

بلکہ ان کا خروج تو اپنے علاقے میں ان غلط اورفاسد حالات کے متعلق تھا جو پیدا ہوچکے تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کیا اوراس کا حق بھی ادا کیا اوراس میں صبر کیا حتیٰ کہ اس دعوت کا نور اورروشنی دوسرے شہروں اورعلاقوں تک جا پہنچی -

کیسٹوں پر ایک ریکارڈ مذاکرہ بحوالہ : دعاوی المناوئین ص (237)

ڈاکٹر عجیل النشمی کہتے ہیں :

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں خلاف عثمانیہ کی جانب سے نہ تو قابل ذکر اختلاف اورنہ

ہی دشواری ہی پیش آئی اور کسی ساکن کو متحرک بھی نہ کیا حالانکہ ان کے زندگی میں خلافت عثمانیہ کے تین سلطان بدلے ۔۔۔ دیکھیں میگزین " مجلة المجتمع عدد نمبر (510) -

اوپر جو کچھ بیان کیا گیا ہے خلافت عثمانیہ کے بارہ میں شیخ کے تصور کا عکس پیش کرتا ہے تو پھر شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی تصویر خلافت عثمانیہ کے پاس کیسی ہوگی ؟

ڈاکٹر نشمی اس سوال کے جواب میں کہتے ہیں :

شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک دعوت کی تصویر کو خلافت عثمانیہ کے ہاں غلط رنگ دیا گیا تو دولت عثمانیہ نے شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک دعوت کے خلاف عداوت کا رویہ اختیار کر لیا جس کا سبب حجاز یا پھر بغداد کے گورنروں کے ارسال کردہ رسائل تھے یا پھر ان افراد کی بنا پر جو کچھ خبریں لے کر استانہ پہنچتے تھے -

دیکھیں میگزین المجتمع عدد نمبر (504) بحوالہ دعاوی المناوئین ص (238 - 239) -

اور زلوم کا یہ دعویٰ کہ شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعوت ہی خلافت عثمانیہ کے سقوط کا سبب بنی ، اور انگریزوں نے خلافت عثمانیہ کے سقوط میں وہابیوں کی مدد و تعاون کیا :

تو اس لمبے چوڑے دعویٰ کے جواب میں محمود مہدی استنبولی کا کہنا ہے :

اس دعویٰ کے لکھنے والے پر ضروری تھا کہ وہ اپنی اس رائے کے ثبوت میں دلائل بھی پیش کرتا ، زمانہ قدیم میں شاعر نے کہا تھا :

اور جب دعویٰ کرنے والا اپنے دعویٰ پر کوئی بالنص دلیل قائم نہ کر سکے تو وہ اس کے بے وقوفی کی دلیل ہے -

اور یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ تاریخ اس بات کو ذکر کرتی ہے کہ ان انگریزوں نے تو اس دعوت کی ابتدا ہی سے عالم اسلام کی بیداری کے خوف سے مخالف کی تھی -

دیکھیں کتاب : الشيخ محمد بن عبدالوہاب فی مرآة الشرق والغرب ص (240) (شیخ محمد بن عبدالوہاب مشرق و مغرب کے آئینہ میں) -

اور ان کا یہ بھی کہنا ہے :

اور یہ ایک عجیب و غریب اور رولانے والی مضحکہ خیز بات ہے کہ یہ پروفیسر صاحب شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ

اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر تہمت لگاتے ہیں کہ خلافت عثمانیہ کے سقوط کے عوامل میں سے ایک ہے ۔

لیکن یہ علم ہونا چاہیے کہ یہ تحریک 1811 میلادی میں شروع ہوئی اور خلافت عثمانیہ کا سقوط 1922 میلادی میں ہوا ۔ حوالہ سابقہ ص (64) ۔

انگریز کا وہابی تحریک کے خلاف ہونے کی دلیل یہ بھی ہے کہ انہوں نے ابراہیم پاشا کو وہابیوں کے خلاف درعیہ کی لڑائی میں کامیابی حاصل کرنے پر مبارکباد دینے کے لیے کیپٹن فورسٹر سیدلر کو بھیجا تھا ۔

اس پرمستزاد یہ کہ ان کا اس برطانوی تحریک جو کہ انہوں نے خلیج میں وہابی اعمال کو کم کرنے لیے قائم کر رکھی تھی کے ساتھ تعاون کا میلان بھی پایا جاتا تھا ۔

بلکہ اس لیٹر میں توحکوت برطانیہ اور ابراہیم پاشا کے درمیان وہابیوں کے نفوذ کی مکمل سرکوبی کرنے پر اتفاق کی رغبت کا اظہار کیا گیا ہے ۔

اور مولانا محمد منظور نعمانی صاحب کہتے ہیں :

ہندوستان میں انگریز نے شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ کے مخالف حالات کو ایک فرصت اور سنہری موقع سمجھتے ہوئے اپنے مخالفین کو وہابی کہنا شروع کر دیا اور اپنے خلاف اٹھنے والی تحریک کو وہابیت کا نام دیا ۔

اور اسی طرح انگریز نے علماء دیوبند کو بھی انگریز کی مخالفت کرنے کی بنا پر وہابی کہنا شروع کیا اور ان پر تنگی شروع کر دی ۔

دیکھیں کتاب : دعايات مكثفة ضد الشيخ محمد بن عبدالوہاب ص (105 - 106) (شیخ محمد بن عبدالوہاب کے خلاف بڑے بڑے الزامات) ۔

توان مختلف بیانات اور شیخ محمد بن عبدالوہاب کی مؤلفات و رسائل میں سے واضح علمی دلائل و براہین سے اس شبہ کی بے جانی کھوٹا پن اور باطل ہونے کا انکشاف ہوتا ہے ، اور اسی طرح منصف قسم کے مؤرخوں کے تاریخ حقائق سے بھی اس کا بطلان واضح ہو رہا ہے ۔ دعاوی المناوئین (239 - 240) ۔

آخر میں ہم شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں زبان درازی کرنے والے ہر شخص کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اس سے باز آجائے اور سب معاملات میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا تقویٰ اور ڈر اختیار کرے

ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے اور اسے سیدھے راہ کی ہدایت نصیب فرمائے ۔



والله اعلم .